تمباکونوشی اسلامی نقطہ نگاہ سے
مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمباکو نوشی، اسلامی نقطہ نگاہ سے

چونکہ صدرِ اسلام میں سگریٹ اور تمباکو نوشی نہیں تھی لہٰذا قرآنی آیات اور احادیثِ معصومین میں اس کے لیے خاص طور پر صراحت کے ساتھ کوئی حکم بھی معین نہیں کیا گیا؛ لیکن چونکہ اسلام ایک مکمل دین ہے لہٰذا اسلامی تعلیمات میں کچھ ایسے اصول اور ضوابط بیان ہوئے ہیں جن کے ذریعہ قیامت تک کے پیش آنے والے مسائل کا جواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اسی بنا پر بعض قرآنی آیات اور نصوص کے عمومی مفاہیم سے واضح طور سے سمجھا جا سکتا ہے کہ اسلام میں سگریٹ نوشی کے حوالے سے کیا رائے پیش کی گئی ہے۔

سگریٹ نوشی کے عمل کو اسلامی تعلیمات کے حوالے سے تین زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے:

۱): شرعی قاعدہ "لاضرر" اور انسانی جسم کو نقصان پہنچنا

اسلام کے مسلمہ عمومی قواعد میں سے ایک قاعدہ "لاضرر" ہے جو تمام شیعہ و اہل سنت فقہاء کے نزدیک قابلِ قبول ہے، حتی یہ کہ نہ صرف تمام اسلامی فرقے بلکہ دنیا کے تمام عقلاء کے نزدیک بھی یہ قاعدہ قابلِ قبول ہے۔ اس قاعدے کی بنا پر ہر ایسا کام حرام ہے جو کسی اہم نقصان کا باعث بنے۔

حدیث ۱): عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ (رَسُولُ اللَّهِ ص) لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ...

امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: نقصان اٹھانا اور کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے۔

(اصول کافی، یعقوب کلینی، جلد ۵ ص ۲۸۰، حدیث ۴۔ وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، جلد ۲۵، ص ۴۰۰، باب ۵)

یہی قاعدہ اہل سنت علماء و فقہاء کے درمیان «لاضرر و لاضرار فی الاسلام» کے عنوان سے بھی مشہور ہے۔

حدیث ۲): « كُلُّ أَمْرٍ يَكُونُ فِيهِ الْفَسَادُ مِمَّا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ مِنْ جِهَةِ أَكْلِهِ وَ شُرْبِهِ وَ لُبْسِهِ وَ نِكَاحِهِ وَ إِمْسَاكِهِ لِوَجْهِ الْفَسَادِ ... وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَحَرَامٌ ضَارٌّ لِلْجِسْمِ وَ فَسَادٌ لِلنَّفْسِ » ؛

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہر ایسا کام جس میں فساد کا پہلو ہو، وہ ایسی چیز ہے جسے فساد (خلل اور بگاڑ) کی وجہ سے کھانے، پینے، پہننے، نکاح یا روکے رکھنے وغیرہ سے منع کیا گیا ہے؛ پس جو چیز جسم کے لیے نقصان کا باعث ہو اور نفس کے فساد (خلل اور بگاڑ) کا سبب ہو، وہ حرام ہے۔ (فقہ الرضا: ص ۲۵۰ ؛ مستدرک الوسائل (میرزا نوری): ج ۱۳ ص ۶۵)

واضح رہے کہ انسان دو چیزوں کا مرکب ہے: جسم اور روح؛ اسلامی تعلیمات میں انسان کے جسم اور روح دونوں کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے؛ چنانچہ انسان کو ہمیشہ اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے جسم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں سے بھی دور رہے اور اپنی روح کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز سے بھی دوری اختیار کرے۔

مذکورہ بالا روایت بھی انسان کے جسم اور روح دونوں کی سلامتی کی طرف توجہ دلاتی ہے، اور اس نقطہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ جو چیز انسان کے جسم یا روح کی سلامتی کے لیے نقصان دہ ہو وہ شرعی نقطہ نظر سے صحیح نہیں ہے۔

اسی بنا پر اسلام، انسانی صحت کے لیے نقصان دہ چیزوں کے کھانے، پینے اور استعمال سے منع کرتا ہے اور یہ چیزیں جتنی زیادہ نقصان دہ ہوں گی، اتنا ہی ممانعت بھی سخت ہو گی، یہاں تک کہ سخت نقصان کی صورت میں یہی ممانعت، حرمت کے درجے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

میڈیکل سے وابستہ تمام دانشمندوں کا اتفاق ہے کہ سگریٹ نوشی انسانی جسم کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہے اور آہستہ آہستہ بہت سی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور ان میں سے اکثر بیماریاں اُسوقت ظاہر ہوتی ہیں جب وقت گزر جاتا ہے اور ان کا علاج بھی ممکن نہیں ہوتا۔ جلد پر جھریاں، قبل از وقت بڑھاپا، آنکھوں اور ہونٹوں کے نیچے سیاہ حلقے، یرقان اور دانتوں کی خرابی ان لوگوں کی اہم ترین جسمانی علامات ہیں جو سگریٹ نوشی کو اپنے روزمرہ کے معمولات کا حصہ بناتے ہیں۔

اس بنا پر چونکہ انسانی جسم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں میں سے ایک سیگریٹ نوشی ہے، جو انسانی جسم کے بعد دوسرے مرحلے میں انسانی روح کے لیے بھی نقصان دہ ہے؛ جبکہ اسلام میں انسان کو ہر ایسے اقدام سے روکا گیا ہے جو اُسے تباہی اور خطرے میں ڈال دے۔ چنانچہ قرآن مجید نے انسانی جسم کی حفاظت ہی کے لیے نہایت صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا:

پہلی آیت: وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ؛ (سورہ بقرہ: آیت ۱۹۵) اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اس آیتِ مبارکہ میں ایک عام قانون بنا دیا ہے کہ کسی بھی طرح کے عمل سے خود کو ہلاکت میں ڈالنا حرام ہے؛ اور چونکہ یقیناً جدید طبّی تحقیق کے مطابق تمباکو مختلف قسم کے کینسر اور بیماریاں کا باعث ہے اور یہ عادت انسان کو ہلاکت کے دھانے پر لے جاتی ہے لہٰذا قرآن کریم کے نقطہ نظر سے قابل قبول نہیں ہے۔

دوسری آیت: وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ؛ اور تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو (نساء: آیت ۲۹)

تمباکو نوشی کی وجہ سے مختلف قسم کے کینسر اور پھیپھڑوں کی بیماریاں پھیلنے سے انسان کی صحت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور اس کی عمر کم ہو جاتی ہے؛اس بناپر یہ عمل بتدریج انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے اور یہ خود کشی کی واضح مثالوں میں سے ایک ہے جس سے قرآن سختی سے منع کرتا ہے۔

پیامبر اکرم(ص) می فرمایند: «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» یعنی ضرر و زیان رساندن به خود و دیگران ممنوع و حرام است۔

واضح رہے کہ تمباکو نوشی کے مسئلہ میں شرعی حکم تک رسائی کے لیے اصل معیار (تمباکو نوشی کا انسانی جسم کے لیے نقصان دہ) ہونا ہے؛ لہٰذا یہ نقصان جتنا زیادہ ہوگا شرعی حکم بھی اُسی اعتبار سے ہوگا؛ یہی وجہ ہے کہ فقہاء کے مطابق اگر تمباکو نوشی جسم کو نقصان پہنچانے کی حد تک ہو تو حرام ہے، نیز اگر کسی کو معلوم ہو کہ تمباکو نوشی کو شروع کرنا، انسانی جسم کے نقصان کے مرحلے تک پہنچادے گا تو ایسی صورت میں بھی تمباکو نوشی کا عمل جائز نہیں ہوگا۔(فتوار ہبرِ معظم)

اسی بناپر سگریٹ اور تمباکو نوشی اگر مستقبل میں بھی انسانی جسم کے لیے کسی اہم نقصان کا باعث بنے (وہ نقصان حتمی ہو یا احتمالی)، ایسی صورت میں تمباکو نوشی حرام ہے۔ (فتوآ آقائے سیستانی)

۲): اسراف اور فضول خرچی

اسراف اور فضول خرچی کی حرمت، تمام اسلامی مذاہب کے نزدیک مسلمہ ہے جس پر چاروں فقہی دلائل (قرآن، حدیث، عقل اور اجماع) موجود ہیں۔

کوئی شک نہیں ہے کہ تمباکو نوشی، اسراف اور فضول خرچی کا بھی ایک واضح مصداق ہے، کیونکہ انسان اس عمل میں فائدے کی بجائے نقصان کے بدلے پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید نے اسراف کے بارے میں دوٹوک اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ (اسراء: ۲۶،۲۷)

فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

پس تمباکو نوشی بھی اسراف اور فضول خرچی کی ایک واضح مثال ہونے کی بناپر صحیح نہیں ہے۔

۳): لوگوں کو تکلیف پہنچانا

تمباکو نوشی کے مسئلے کا ایک اہم پہلو، لوگوں کو تکلیف پہنچانا ہے۔

واضح ہے کہ طبّی ماہرین نے تمباکو نوشی کا دھواں بھی دوسروں کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے، اس بناپر دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے باعث بھی یہ عمل اسلامی نقطہ نظر سے قابلِ مذمت قرار پائے گا۔

قرآن مجید نے دوسروں کو بلاوجہ تکلیف پہنچانے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ؛ (احزاب: ۵۸)

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ناکردہ (کاموں) پر اذیت دیتے ہیں پس انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔

دوسری طرف بعض احادیث میں لہسن اور پیاز کھانے کے بعد مسجد میں جانے سے منع کیا گیا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو لہسن اور پیاز کی بو سے تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ جب محمد بن مسلم نے امام باقرؑ سے اس حوالے سے پوچھا کہ کیا پیغمبر اکرمؐ نے منع فرمایا ہے؟ تو امام باقرؑ نے فرمایا:

إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ص عَنْهُ لِرِيحِهِ ؛رسول اللہ نے اِس کی بو کی وجہ سے اس سے منع کیا تھا۔

(وسائل الشیعہ: ج۵ ص۲۲۶)

واضح ہے کہ بہت سے لوگوں کو تمباکو نوشی کے دھوئیں سے بھی تکلیف پہنچتی ہے اور دوسری طرف طبّی ماہرین کے نزدیک یہ دھواں دوسرے لوگوں کے لیے نقصان دہ بھی ہے؛ تو ایسی صورت میں اسلامی نقطہ نظر سے تمباکو نوشی کے مسئلہ کو ہر گز قبول نہیں کیا جا سکتا۔

والسلام